www.TalaFile.com

چونکہ تمام دعوتوں کی کنجی تصورِ اسم ذات اور تصورِ اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے، اس لئے جب تک کسی طالب کا وجود اسم ذات اور اسم محمد سرورِ کائنات میں طے نہ ہو جاتے اس وقت تک کوئی عمل اور کوئی دعوت جاری نہیں ہوتی۔ لہٰذا پہلے ان اسمین مبارکین کا تصور کرے پھر لطائف سبعہ کو زندہ و بیدار کرے۔ حضور فقیر صاحبؒ "عرفان" میں تحریر فرماتے ہیں" کہ ان اسماء کے حروف اٹھارہ ہیں اور اٹھارہ ہزار مخلوقات ان اٹھارہ حروف کی قیدِ تسخیر میں ہیں۔ ان اسما کی آبیاری کلمہ طیبہ کے پڑھنے سے ہے۔ اسی کے مطابق حضور سلطان العارفینؒ کا پنجابی بیت ہے۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچہ مرشد لائی ہو

نفی اثبات دا پانی ملیس ہر رگے ہر جائی ہو

اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلن پر آئی ہو،

مرشد کامل ہر دم جیوے حضرت باہو جیں ایہہ بوٹی لائی ہو

علم دعوت القبور

حضور سلطان العارفین قدس سرہٗ نے اپنی کتابوں میں دو علوم پر بحث کی ہے۔ ایک تصور اسم ذات اور دوم علم تصرف دعوت القبور انہیں دونوں کو کبھی اول کو علم اکسیر اور دوم کو علم تکسیر سے تعبیر کیا ہے اور کبھی اول کو تصرفِ توفیق اور دوم کو تصرف تحقیق سے بھی موسوم کیا ہے ان ہر دو علوم کو تمام باطنی قوتوں کا اصل اور روحانی دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں ثابت کیا ہے چونکہ تصور اسم ذات سے انسانی جسم میں تزکیہ پیدا ہوتا ہے اور انوار باطنی جگمگا اٹھتے ہیں اور انسان دعوت قبور پر تصرف حاصل کرنے کے قابل ہوتا ہے اس لئے اس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اب دعوت قبور کا ذکر شروع کیا جاتا ہے۔

عالم امر کی غیبی مخلوق دو قسم پر مشتمل ہے ایک نوری، دوم ناری

نوری مخلوق میں ملائکہ، مسلمان جن، انبیاء، اولیاء اور نیک مسلمانوں کی روحیں شامل ہیں۔

ناری مخلوق میں شیاطین، کافر جنات، جادوگروں، سفلی عاملوں، استدراجی طاقتوں کے حاملین اور کافروں کی خبیث روحیں بھی شامل ہیں۔

جب انسان نیک اعمال کرتا ہے اور تلاوتِ قرآن، درود شریف اور وردو وظائف میں مشغول

www.TalaFile.com

ہوتا ہے، تو خدا تعالے ایسے آدمی کی امداد فرماتا ہے۔ موکلات اور فرشتے اور ارواح طیبہ جو مدبرات الامر ہیں ان کے ذریعے مدد کرتا ہے، اور اس نوری مخلوق کے ذریعہ اس کے کام سرانجام پاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ (بیشک وہ لوگ جنھوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس بات پر پختہ اور قائم رہے تو ایسے لوگوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

چنانچہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی امداد کے لئے ہزاروں کی تعداد میں فرشتوں کو نازل فرمایا۔ کما قال اللہ تعالےٰ انی ممدکم بالف من الملٰئکۃ (بے شک ہزاروں فرشتوں سے ہم تمہاری مدد کرنے والے ہیں۔ ارواح مقدسہ بھی ملکوتی قوتوں میں شامل ہیں۔

اور جب انسان برے اعمال کرتا ہے تو شیاطین اس پر خوش ہوتے ہیں اور شیطان اس کی مدد کے لئے کافر جنوں اور ارواح خبیثہ کے ذریعہ مدد کرتے ہیں، چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطاناً فھو لہ قرین (یعنی جو جان بوجھ کر خدا کے ذکر سے اندھا ہو جائے تو ہم شیطان کو اس پر مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ مشکلات میں اس کی مدد کرتا ہے۔ چنانچہ جادوگروں، سفلی عاملوں کے حیرت انگیز افعال اور محیر العقول کارنامے اسی ناری طاقت کے مرہون منت ہوتے ہیں۔ لیکن یہ امر مسلم ہے کہ جیسے شیاطین کی طاقت سے خدائی طاقت زیادہ ہے اسی طرح جنات کی طاقت سے ملائکہ کی طاقت زیادہ ہوتی ہے اور ارواح خبیثہ سے ارواح طیبہ کی طاقت اعلیٰ و ارفع ہوتی ہے۔ لہٰذا سفلی عاملوں سے علوی عامل زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ اپنی اپنی جگہ پر تو سب عامل قسم قسم کے حیرت انگیز کام سرانجام دیتے ہیں، لیکن ان کی طاقت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب دونوں عاملوں کا آپس میں مقابلہ ہو جائے اس وقت نوری طاقت والا کامیاب اور ناری طاقت والا مغلوب ہو جاتا ہے۔

شرائطِ دعوتِ قبور

عامل دعوت کے لئے چند شرائط بہت ضروری ہیں، جن کی تفصیل کے لئے "عرفان" حصہ دوم ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں مختصراً درج کی جاتی ہیں۔

(۱) اکل حلال، (۲) صدق مقال، (۳) تن، کپڑے، جگہ پاک خوشبو دار چیزوں کو پاس رکھے اور بدبودار چیزوں سے پرہیز، مثلاً حقہ نوشی کچا لہسن، پیاز وغیرہ (۴) جلالی و جمالی پرہیز، (۵) ایک جگہ مقرر اور وقت متعین کرے، (۶) قرآن یا اسماء الحسنیٰ کی تلاوت پر تکرار و مداومت۔ (۷) جسم اور رجحان کو قرآن کے موافق بنانا و (کسی

www.TalaFile.com

شیخ عامل، کامل سے باطنی رابطہ اور اجازت حاصل ہو۔

یہ آخری شرط ضروری ہے، اس کے بغیر دعوت پڑھنا انتہائی خطرناک اور ناقابل عمل ہے۔ جب دعوت پڑھی جاتی ہے، تو عامل کو مختلف طریقوں سے ارواح مقدسہ سے ملاقات اور امداد کا ظہور ہوتا ہے، بعض کو خواب کے اندر بعض کو مراقبے کے اندر بعض کو صحیح وہم کے ذریعہ بعض کو مختلف اشاروں سے اور بعض کو ظاہری آنکھوں سے جاگتے ہوئے، لیکن یہ آخری معاملہ ان منتہی بزرگوں کو ہوتا ہے جن کی خواب و بیداری ایک اور ظاہر و باطن کی آنکھ ایک ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اہلِ قبر روحانی کے بھی مختلف مدارج ہوتے ہیں بعض اہلِ قبر جلالی ہوتے ہیں، اُن سے دشمنوں کے خلاف کام لیا جا سکتا ہے، بعض روحانی تسخیر و مطلوب کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں، بعض روحانی ترقی کے لئے اور بعض دفع بلا اور بیماریوں کو دور کرنے کے لئے اور بعض ماضی و مستقبل کے حالات کے انکشاف کے لئے مناسب ہوتے ہیں، بعض اہلِ قبور سے انسان کا روزینہ مقرر ہو جاتا ہے، غرضیکہ ہزاروں مشکلات و مہمات میں یہ دعوت قبور ایک بہترین عمل ہے۔

حضورؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب روحانی عامل دعوت قبور کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو بعض وقت ایک خاص قسم کی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے اور بعض کو لذت و سرور اور رقت طاری ہو جاتی ہے اور بعض کے جسم کا کوئی خاص حصہ بھاری ہو جاتا ہے اور بعض کا سینہ بیٹھا ہو جاتا ہے۔

دعوت پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔

(۱) دعوت قبر کے پاس بیٹھ کر پڑھی جائے۔

(۲) دعوت پاؤں کی طرف بیٹھ کر پڑھی جائے۔

(۳) دعوت قبر کے اوپر گھوڑے کی طرح سوار ہو کر پڑھے۔

دعوت پڑھنے کے لئے اجازت مرشد کامل ضروری ہے، ورنہ کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات شدید نقصان ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

حضور سلطان العارفین قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ صرف تین مقاصد کے لئے دعوت پڑھی جا سکتی ہے اوّل بادشاہ اسلام کی مدد کے لئے دوسرا رافضیوں، خارجیوں، بدمذہبوں کے لئے تیسرا منافق علماء کے لئے، باران رحمت کے لئے۔

اگر انسان اپنے لئے پڑھے تو نفسانی خواہشات کو دور کر کے صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ کی جنت کے لئے قلب کی روشنی اور ترقی منازل سلوک کے لئے پڑھے چنانچہ اس مقصد کے لئے حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کا مزار مبارک ہی بہترین مجرب ہے۔

www.TalaFile.com

قبور پر دعوت پڑھنے کے لئے سب سے اعلیٰ چیز سورۃ مزمل شریف ہے ویسے بعض سورۃ یٰسین بعض سورۃ ملک اور بعض سورۃ انا فتحنا سے بھی پڑھتے ہیں۔

حضرت سلطان العارفین قدس سرہ لکھتے ہیں "جس وقت کوئی زندہ دل دعوت پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے اس وقت تمام مخلوقات، انبیاء و اولیاء، اہل اسلام اور تمام کلمہ گو مع صحابہ کرام اور ایک لاکھ تیرہ ہزار، دوسرے صحابہ بلاشک و شبہ حاضر ہوتے ہیں۔ اور موکل ملائک اور جنونیت غیب اور اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق پڑھتے دم تک اس کی قید میں ہوتی ہے جب تک اس کی مطلب بر آری نہیں ہوتی، وہ اسی طرح اس کی قید میں رہتے ہیں اگر زیادہ روز تک پڑھے تو یقین ہے کہ فرشتے اس ملک و ولایت کی زمین کو جنبش دیں، اور بیٹھ پر ڈال کر زیر و زبر کر دیں جب تک پڑھنے والے کا مقصد حاصل نہ ہو خواہ اس ملک و ولایت میں انبیاء و اولیاء ہی کیوں نہ ہوں اس دعوت کے پڑھنے والے کا مطلب اول تو ایک رات میں نہیں تو دوسری رات میں اگر سخت مشکل ہو تو تیسری رات میں ضرور بضرور پورا ہو جاتا ہے۔

آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ "لیکن یاد رکھو جس طرح پارہ کشتہ نہیں ہوتا اور نہ ہی کھانے کے قابل ہوتا ہے تاوقتیکہ اسے کوئی استاد صاحب طریقے سے کشتہ نہ کرے"۔

اسی طرح دعوت بھی بغیر کسی عامل کامل کی اجازت کے فائدہ مند ثابت نہیں ہوتی۔

حضورؒ فرماتے ہیں کہ صاحب دعوت وہی ہے جو عالم بھی ہو اور کامل بھی باریاضت بھی ہو اور با اجازت بھی باارادت بھی ہو اور باسعادت بھی۔

حضور فقیر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ بعض وہابی، دیوبندی مولوی جو مردہ دل نفسانی ہوتے ہیں وہ دعوت قبور اور استمداد ارواح اولیاء کا نام سن کر ہی چڑ جاتے ہیں اور وہ روحانی امداد و اعانت کے قائل نہیں حالانکہ یہ بات تو امر مسلم ہے کہ روح سب کی زندہ ہوتی ہے۔ موت، روح اور جسم کی جدائی کا نام ہے۔ مرنے کے بعد جس کی روح قوی ہوتی ہے وہ اپنے طالبوں اور مریدوں کو اپنے لطیفہ برزخی جثہ سے ہر جگہ مدد کرتے ہیں اور اگر طالب یا مرید خیرات و کلمات کا ثواب پہنچائیں تو ان کو پہنچتا ہے۔ وہ عالم امر میں ہمیں بے شمار فائدے پہنچاتے ہیں باطن میں انبیاء و اولیاء کی بڑی بڑی محفلیں منعقد ہوتی ہیں، حضور قبلہ کئی اپنے ذاتی واقعات و مشاہدات بیان فرمایا کرتے تھے کہ

گر شنیدہ کے بود مانند دیدہ

حضور فرمایا کرتے تھے کہ دعوت قبور میں نہ تو قبر پرستی کا احتمال ہے نہ اس میں قبر کو سجدہ کیا جاتا ہے نہ اس میں قبر کو بوسہ دیا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی غیر شرعی چیز پڑھی جاتی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے،

www.TalaFile.com

اور بس۔ یہ تو باطنی طور پر ارواح مقدسہ سے استمداد لینے کا طریقہ ہے۔ بعض خشک ملا قبر کا نام سن کر ہی آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ کیا قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھنا شرک ہے یا اس کے اوپر اذان دینا گناہ ہے۔ اگر فوت ہونے والے ولی اللہ سے استمداد ناجائز ہوتی تو اس کی ظاہری زندگی میں اولیاء اللہ سے مشکلات و حاجات میں کیوں امداد لی جاتی ہے۔ حالانکہ اس کے سب حضرات قائل ہیں کہ ظاہری زندگی میں فقیر سے استمداد جائز ہے۔ لیکن خدا معلوم فوت ہونے کے بعد شرک کیسے ہوگیا، فوت ہونے کے بعد اولیاء و انبیاء علیہم السلام کی روحیں مدد کرتی ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو معراج کی شب واپسی پر حضرت موسے علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضورؐ نے پچاس نمازوں کی امت پر فرضیت کا ذکر کیا تو موسے علیہ السلام نے ہماری امداد کی اور سفارش کی کہ ان کو کم کراؤ آپ کی امت اتنی مشقت کی متحمل نہیں ہو سکے گی۔ چنانچہ آپ ہی کی روحانی امداد سے پچاس سے پانچ رہ گئیں۔

مولانا رومیؒ فرماتے ہیں ؎

اے بسا در گور خفتہ خاک وار | بہ ز صد احیاء بہ نفع و انتشار
سایۂ او بود خاکش سایہ مند | صد ہزاراں زندہ در سایہ وے اند

دیوبندیوں کے پیر و مرشد اور دیوبندی مسلک کے معتمد علیہ عالم مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک واقعہ لکھا ہے۔ حضرت شاہ سید احمد بریلویؒ جن کے ہمراہ مولانا اسماعیل شہید بھی تھے۔ جب پشاور پہنچے ہیں تو وہاں کے علماء مولانا شہید کی شہرت سن کر امتحان کی غرض سے آئے مولانا اس وقت ایک خستہ سا تہ بند باندھے ہوئے گھوڑے کو کھرا کر رہے تھے، ان سے پوچھا مولانا کہاں ہیں؟ مولانا نے فرمایا کیا کام ہے؟ انہوں نے کہا تم کو اس سے کیا مطلب؟ مولانا کا پتہ بتاؤ۔ مولانا نے فرمایا کہ تم بتلاؤ تو سہی کیا غرض ہے کہنے لگے کہ ہم کو کچھ پوچھنا ہے مولانا نے فرمایا کہ مجھ سے ہی پوچھ لیں ان کو معلوم ہو گیا کہ یہی ہیں۔ پھر جو کچھ جس فن میں سے پوچھا گھوڑے کو کھراتے ہوئے حل کر دیا سب متعجب ہوتے کہ ہم باوجود اس کے کہ کم علم ہیں ایسے عبائیں قبائیں عمامے باندھے ہوئے ہیں اور مولانا اتنے بڑے عالم اور اس حالت میں رہتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا تعجب نہ کرو تم مجھ کو اپنے سب کی برابر سمجھتے رہو اگر میں تم سب کے برابر کپڑے پہنوں تو اتنے بار کا کیسے متحمل ہوں۔ یہاں سے تو وہ عالم چلے گئے اور سمجھے کہ مولانا چونکہ عالم ہیں ان سے تو ہم جیت نہ سکے چلو سید صاحب کو دق کریں گے۔ وہ پڑھے لکھے نہیں ہیں کیونکہ سید صاحب کافیہ تک پڑھے ہوئے تھے۔ حضرت شاہ عبد العزیزؒ کے پاس پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ ایک روز مطالعہ کر رہے تھے کتاب کے حروف نظر نہ آتے اور سب

www.TalaFile.com

چیزیں تو نظر آویں لیکن کتاب کے حروف نظر نہ آویں۔ شاہ صاحب نے اس پر مطلع ہو کر پڑھنا چھوڑا دیا کہ تم پڑھنا چھوڑ دو تم اور کام کے لئے پیدا ہوئے ہو۔ چنانچہ پڑھنا لکھنا چھڑا کر ان کو ذکر و شغل کی تعلیم کی۔

الحاصل یہ علماء سید صاحب کی خدمت میں آئے ادھر علماء اکثر یک فنی ہوتے ہیں کوئی معقول میں یکتا ہے کوئی صرف جانتا ہے کوئی نحوی ہے غرض جمع ہو کر آئے اور مختلف سوالات شروع ہوتے اگر دینیات کے متعلق سوالات کرتے تو سید صاحب داہنی طرف رُخ کرکے جواب دیتے تھے اور جو غیر دینیات کا ہوتا تھا، معقول وغیرہ تو بائیں طرف رُخ کرکے جواب دیتے تھے اور جواب بھی کیسا اہل علم کے طرز پر۔ مریدین کو سخت حیرت ہوئی کہ سید صاحب کی زبان سے وہ الفاظ نکل رہے ہیں کہ کبھی عمر بھر نہ سنے تھے جب وہ مجلس ختم ہوئی تو بعض لوگوں نے پوچھا فرمایا کہ جب یہ لوگ آئے تو میں نے حق تعالےٰ سے دعا کی کہ اللہ مجھ کو رسوا نہ کیجیے حق تعالےٰ نے امام ابوحنیفہؒ اور شیخ بوعلی سینا کی روح کو حکم دیا کہ جواب میں اعانت کرو، چنانچہ امام صاحبؒ کی روح میرے داہنی طرف تھی اور شیخ کی بائیں طرف جو وہ کہتے تھے میں کہہ دیتا تھا۔"

در رسالہ الظہور صفحہ ۳۲

اس سے ثابت ہوا کہ روح ظاہر میں لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ اور روح کا مدد کرنا شرک نہیں کیونکہ ایسے ارواح خدا کی امداد کے مظہر ہوتے ہیں۔ اگر مظہر عون الٰہی سمجھ کر براہِ راست بھی ان کو امداد کیلئے پکارا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحم نے اپنی تفسیر عزیزی میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کے تحت یہی لکھا ہے۔

دعوتِ القبور پڑھنے کا طریقہ

طریقہ یہ ہے کہ کسی کامل بزرگ جسکی بزرگی کا شہرہ تمام مخلوق میں ہو اس کے پاس جاکر پہلے سلام کہئے رات کے ایک بجے وضو کرکے دو نفل بہ نیت دعوتِ قبر پڑھے۔ پھر قبر کے پاس جاکر سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھے پھر ایک مرتبہ درود شریف پھر تین مرتبہ سورۃ اخلاص پھر ایک مرتبہ درود شریف پھر ان نوافل اور کلام کا ثواب صاحبِ قبر کی روح کو ایصال کرے پھر قبر کے گرد اذان پڑھے قبر کے سرہانے سے شروع کرے اور قبلہ کی طرف سے ہوتا ہوا قبر کے سرہانے پر ہی آکر ختم کرے۔ پھر روحانی کی قبر پر ہاتھ رکھ کر یا اگر پڑھنے والا قوی روحانیت کا مالک ہے تو پاؤں رکھ کر کہے قم یا عبد اللہ بحق وحدانیۃ اللہ وبحرمۃ محمد بن عبد اللہ محمد رسول اللہ وبحق محبوب سبحانی عارف ربانی محی الدین عبد القادر جیلانی عارف باللہ امددنی فی سبیل اللہ۔ فوراً روحانی حاضر ہوگا۔

www.TalaFile.com

بعض اوقات قبر ہلتی ہوئی نظر آئے گی۔ بعض وقت قبر سے سخت ہیبت پیدا ہوگی۔ قبر شیر زندہ کی طرح نظر آئے گی بعض اوقات رقت طاری ہوگی یا خوشبو آئے گی یا منہ میٹھا ہو جاتے گا۔ اسی وقت فوراً قرآن شریف میں سے جو یاد ہو تلاوت شروع کر دے اس سلسلہ میں سورۃ مزمل شریف کی دعوت بہت قوی ہے اسے گیارہ مرتبہ پڑھے پھر مراقبہ کی حالت میں ملاقات ہو جاتے گی۔ یا قبر کے قریب ہی لیٹ جائے خواب کے اندر روحانی حاضر ہو کر اس سے ملاقات کرے گا۔ اس کی مشکل فوراً حل کر دے گا۔

اگر جسم بھاری ہو جائے یا کوئی آواز آئے یا کانوں میں بھنبھناہٹ کی سی آواز پیدا ہو جائے یا دل میں بیداری آنکھوں میں نور دل میں سرور پیدا ہو تب بھی سمجھے کہ روحانی آگیا ہے۔ فوراً مراقبہ کرے یا لیٹ جائے تو ملاقات ہو جائے گی۔ اگر ان میں سے کوئی علامت بھی ظاہر نہیں ہوتی تو پھر اذان حسب سابق کہے اور پھر قبر کی پائنتی کی طرف کھڑے ہو کر گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے تو ضرور روحانی حاضر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس صورت میں روحانی تنگ ہوتا ہے۔ اگر اس صورت میں بھی روحانی حاضر نہیں ہوا تو قبر کے اوپر گھوڑے کی طرح سوار ہو کر گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل شریف پڑھے انشاء اللہ وہ روحانی برق براق کی طرح بزم نبوی میں حاضر ہو کر فریاد کرے گا۔ اور تمام مشکلات کا حل ہو جائے گا۔ لیکن یہ آخری دعوت پڑھنا ہر ایک نفسانی آدمی کا کام نہیں اس میں رجعت کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ پاس بیٹھ کر ہر روز کسی صاحب قبر کے پاس پڑھتا رہے۔ صاحبِ قبر سے ایک روحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور روحانی ضرور رل کر اس کی مشکل حل کرے گا۔

اگر کسی وقت سخت مشکل درپیش ہو مثلاً مسلمانوں اور کافروں کا جنگ شروع ہو تو ایسی حالت میں بہت بڑی روحانی مدد ہی کام دے سکتی ہے۔ اور وہ سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے مشکل حل نہیں ہو سکتی ایسی صورت میں نہ تو انسان مدینہ طیبہ پہنچ کر دعوت پڑھ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں جنگل میں جا کر پاک ریت پر حضور پُرنور کی قبر مقدس کا نقشہ بنائے جس کے درمیان لکھے قبر محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دار اردگرد لکھے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اور اس شبیہ قبر پر دعوت پڑھے اور حضور علیہ السلام سے امداد طلب کرے۔ اس صورت میں حضور علیہ السلام مکمل طور پر امداد فرماتے ہیں لیکن یہ وہی شخص پڑھ سکتا ہے جو پہلے قبروں پر دعوت پڑھنا اور روحانیوں کو حاضر کرنا جانتا ہو اور کلید دعوت اس کے پاس ہو ورنہ عام نفسانی آدمی پڑھے تو اسے قطعاً کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ خدشہ ہے کہ کہیں رجعت زدہ ہو کر دیوانہ۔ بیمار یا

www.TalaFile.com

ہلاک ہو جاتے۔

ایک خاص دعوت

اگر کوئی چاہے کہ میں کافروں پر غالب آجاؤں اور دشمنوں کو مغلوب کر لوں تو چھ نام دو کاغذوں پر لکھے۔ تین ایک کاغذ پر اور تین دوسرے کاغذ پر یعنی نمرود، شداد، قارون، ایک پر، اور فرعون، ہامان، ابلیس، دوسرے پر، اور ان دونوں کاغذوں کو دونوں پاؤں تلے رکھ کر دو رکعت نماز بارواح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد انا فتحنا اور دوسری میں فاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین اور سلام کے بعد سربسجود ہو کر یہ دعا پڑھے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم۔ بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔

حضور سلطان العارفین "کلید جنت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو اسے چاہئے کہ چالیس روز تک ہر رات ایک مرتبہ سورۃ یٰسین اولیاء اللہ کی قبور میں پڑھے تو مقصد حل ہو جائے گا۔

اس کی پوری تفصیل دیکھنے کے لئے حضرت صاحب کی کتاب "عرفان حصہ دوم" ملاحظہ فرمائیں۔

www.YaBand.com

دعوتِ قبور کے چشم دید حالات

خدا واحد شاہد ہے کہ مجھے ان واقعات کے پیش کرنے میں نہ خودستائی مقصود ہے نہ اپنی ولایت کا دعوے ہے اور نہ ہی شہرت مقصود ہے صرف چند واقعات اس لئے پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ قارئین کرام کے دلوں میں بھی ان روحانی چیزوں کے حاصل کرنے کا جذبہ اور شوق پیدا ہو۔ ابتدا میں جب دعوتِ قبور کا انکشاف شروع ہوا تو میرے دل میں ایک شیطانی وسوسہ پیدا ہو گیا وہ یہ کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو یہ محض خیالی اور تصوراتی صورتیں ہیں جو تمہارے ذہن میں متشکل ہو کر مسلط ہو جاتی ہیں اور تم انہیں حقیقت سمجھتے ہو یہ وسوسہ بڑھتے بڑھتے ذہن میں پوری طرح جاگزیں ہو گیا۔ اتفاق سے مجھے کوہاٹ جانا پڑا کوہاٹ کی جامع مسجد کے قریب حاجی بہادر رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے جو مرجع عوام و خواص ہے میرا ارادہ ہوا کہ یہاں دعوت پڑھوں رات کو دعوت میں آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ میرا نام سید عبداللہ شاہ ہے۔ میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہوں۔ حاجی بہادر کے نام سے مشہور ہوں مجھے یہ بھی بتایا کہ تمہارے

www.TalaFile.com

پیرومرشد فقیر نور محمد صاحب بھی یہاں تشریف لائے تھے اور انہوں نے دعوت پڑھی اور میرے ساتھ ملاقات بھی کی۔ دوسری دفعہ دعوت پڑھی تو میرے ذہن میں یہ سوال مسلط تھا کہ یہ زیارت واقعی تھی یا خیالی ہے تو ملاقات کے دوران آپ نے فرمایا کہ چونکہ آپ ہمارے مہمان ہیں لہذا چائے کی دعوت آج ہماری قبول فرمائیں میں حیران تھا کہ یہ میری دعوت کیسے فرمائیں گے۔ آخر کار آپ نے مجھے دو روپے دیئے کہ ان کی چائے پی لینا جب میں بیدار ہوا تو وہ دو روپے میرے ہاتھ میں تھے مجھے اس روز سے یقین کامل ہو گیا کہ صرف خیالی ملاقات نہیں بلکہ حقیقی طور پر ملاقات ہوتی ہے ورنہ یہ روپے کہاں سے آ گئے ہیں۔

چونکہ ہر سال حضرت شاہ صاحب گھگول شریف والوں کے منعقدہ عرس پر تقریر کے لئے جانا پڑتا ہے وہاں ضرور دعوت پڑھتا ہوں۔

ابھی پچھلے سال ملاقات کے دوران میں نے آپ سے ایک سوال کیا کہ یہ کیا وجہ ہے کہ بعض اولیاء اللہ قبور میں تصرف فرماتے ہیں اور بعض باوجود اعلیٰ رتبہ رکھنے کے تصرف نہیں فرماتے، آپ نے فرمایا کہ قبور میں وہی اولیاء اللہ تصرف کر سکتا ہے جو سیاح عالم لاہوت ہو آپ نے اور زیادہ وضاحت کرنے کے لئے فرمایا کہ عالم ناسوت اور عالم ملکوت میں خدا کی ساری مخلوقات رہتی ہے عالم لاہوت اور عالم ہاہوت میں صرف خدا تعالیٰ کی تجلیوں اور ذات کا ظہور رہتا ہے ان کے درمیان عالم جبروت ہے جو خالق و مخلوق کے درمیان ایک باڈر ہے، بڑے سے بڑا فرشتہ جبریل ہے اس کی رسائی بھی عالم جبروت سے آگے نہیں اسکی پرواز وہاں ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام اور کامل اولیاء اللہ اس حد کو عبور کر کے عالم لاہوت کی بھی سیر کرتے ہیں، اب فوت ہونے کے بعد تین صورتیں ہوتی ہیں۔ بعض وہ اولیاء اللہ جو زندگی میں عالم جبروت سے آگے نہیں گئے وہ قبور کے اندر تصرف نہیں کر سکتے، دوسرے وہ اولیاء اللہ ہیں جو عالم جبروت سے آگے جا کر پھر واپس آنے کا نام تک نہیں لیتے، اور اسی عالم میں تجلیاتِ الٰہی کی لذت میں گم رہتے ہیں، وہ بھی قبور میں تصرف نہیں کر سکتے تیسرے وہ اولیاء اللہ جو عالم جبروت کو پار کر کے عالم لاہوت کی بھی سیر کرتے ہیں پھر واپس آ کر عالم ملکوت و ناسوت میں رہتے ہیں پھر جاتے ہیں پھر آتے ہیں وہ ہی قبور کے اندر پوری طرح تصرف کر سکتے ہیں اُن کی حالت یہ ہوتی ہے۔

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل

اور بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ

www.TalaFile.com

صورتش بر خاک وجاں بر لامکاں ، لامکانی فوق وہم سالکاں ،
بل مکان و لامکاں در حکم اوست ہمچو در حکم بہشتی چارہ جوست ،

اور سب سے زیادہ متصرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے جنہوں نے اپنی روح کو ہی لامکان میں نہیں پہنچایا بلکہ جسم کو بھی پہنچا دیا لہٰذا آپ کے متبعین میں سے بھی بعض اولیاء اللہ اپنے روح کے ساتھ جسم کو بھی وہاں پہنچا لیتے ہیں وہ سب سے زیادہ متصرف فی الکونین ہوتے ہیں ، واللہ اعلم بالصواب

کمال جو تھا۔ آدم ہے عشق میں پنہاں
ترا اشارہ ہو رک جائے گردش افلاک

مجھے یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ آگیا۔ اور حضرت فقیر صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک واقع سے بھی اس بات کی تصدیق ہوگئی ، حضور نے ایک مجلس میں فرمایا کہ میں ایک دفعہ پشاور گیا وہاں قبرستان میں حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ لاہوری کے والد محترم کا مزار ہے اس پر دعوت پڑھی وہ ایک مقام پر رکے ہوتے تھے میں نے ان کی روحانی مدد کی اور اس مقام سے نکال کر آگے بڑھا دیا ، اور ان کی منزل کو چالو کر دیا چنانچہ ان کا قبر سے تصرف شروع ہوگیا ، تھوڑے عرصے کے بعد ہی دیکھا کہ وہاں لوگوں کا ہجوم ہونے لگا ، منتیں ، نذرانے ، چڑھاوے چڑھنے لگے ، اور ان کے مزار پر رونق شروع ہوگئی ، راقم الحروف نے پچھلے سال خود جاکر اس مزار کی زیارت کی ہے ، ان کے سجادہ نشین جو آپ کی اولاد میں سے ہیں حضرت مولانا سید امیر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی انہیں کے پاس میں نے قیام کیا وہ میرے پرانے دوستوں میں سے ہیں ابھی حال ہی میں کسی شخص نے ان کے مزار کی تعمیر کی ہے اور ساتھ ہی مسجد بھی بنوائی ہے ، جس پر لاکھوں روپے صرف کر دیتے ہیں۔

میں نے اس سے وہ معاملہ سمجھ لیا جو کہ باطن میں حضرت حاجی بہادر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا تھا حالانکہ حضور فقیر صاحب نے مجھے تفصیل سے یہ بات نہیں بتائی تھی صرف یہ بتایا تھا کہ کبھی دعوت پڑھنے والے کو روحانی سے فائدہ ہوتا ہے اور کبھی روحانی کو دعوت پڑھنے والے سے فائدہ ہوتا ہے ، اس پر یہ مثال دی تھی

خبر نہیں اسے سمجھا ہے کیا زمانے نے ترا جنوں ہے حقیقت میں منزل ادراک

www.TalaFile.com

اسی طرح بنوں کے قریب ایک فقیر کے متعلق بھی حضور بیان فرمایا کرتے تھے کہ اسے میری دعوت سے فائدہ ہوا۔

(۲) ایک دفعہ ایک صاحب کے تعریف کرنے پر کہ حضرت نولکھ ہزاری شاہ صاحب جن کا مزار شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں ہے بڑے صاحب تصرف اور بڑے پایہ کے ولی اللہ ہیں۔ مجھے شوق پیدا ہوا دعوت پڑھنے کا ارادہ کر لیا رات کو دعوت میں جب ملاقات ہوئی تو ایک پتلا دبلا انسان جس کی آنکھوں میں جلالت اور چہرہ نہایت ہی نورانی تھا اس نے فرمایا کہ میں ہی نولکھ ہزاری ہوں، آپ نے بتایا کہ میں نے جسم کو اللہ تعالیٰ کے اسم ذاتی میں اس طرح گم کیا ہے کہ اب میرے ہر رگ و ریشہ میں وہی ہے میں نہیں ہوں۔ چنانچہ آپ نے مجھے ایک نظارہ دکھایا کہ میں نے صرف اللہ لکھا ہوا پایا، آپ کا جسم غائب ہو گیا اور پھر اللہ کا اسم ہی بدلتے بدلتے اُن کا جسم بن گیا اس طرح کی صورت بنا کر آپ نے دکھائی میں حیران رہ گیا آپ نے فرمایا کہ میں تو آنے والے زائرین میں کسی خاص خاص جو بزرگ ہوں اُن کی طرف توجہ کرتا ہوں، باقی ہر وقت خدا کی محبت اور اس کی ذات میں محو ہوں مجھے کسی آنے والے کی خبر نہیں ہوتی ہاں البتہ میرے جسم میں اللہ تعالیٰ نے ایک قسم کا اعجاز پیدا کر دیا ہے کہ جو بھی میرے اس جسم کے پاس آکر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اُن کی قبول ہو جاتی ہے حالانکہ میں نہ ان کے لئے دعا کرتا ہوں نہ بددعا۔ واللہ تعالیٰ و رسولہٗ اعلم۔

(۳) ایک میرے مخلص ہیں میاں عزیز صاحب جن کو میں بہت پسند کرتا ہوں میری خواہش ہوئی کہ انہیں دعوتِ قبر سکھاؤں اس لئے میں انہیں میاں میر رحمۃ اللہ علیہ لے گیا کہ سب سے پہلے حضور نے مجھے اسی جگہ سے شروع کرائی تھی۔ لہٰذا اس کو بھی یہیں سے شروع کرائی جاتے میں نے پوری کوشش کی لیکن اُس پر دعوت نہ کھل سکی۔ حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضور اس پر دعوت کیوں نہیں کھلتی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک عالم ملکوت نہ کھلے دعوت کا پورا ہونا مشکل ہے، اور عالم ناسوت اور ملکوت کے درمیان سینکڑوں حجابات ہیں جب اس ایک ایک حجاب کو ریاضتوں اور عبادتوں سے پھاڑا نہ جائے عالم ملکوت نظر نہیں آسکتا چنانچہ وہ حجابات دکھائے گئے ہر ہر حجاب پر اس کا نام لکھا ہوا تھا، اکثر کو میں نے پڑھا مثلاً ریا، حسد، بغض، شہوت، حرص، تکبر، حبِ دنیا، حبِ جاہ، اسراف، غیبت، جھوٹ، چغل خوری، غرضیکہ اس قسم کے نام اُن پر لکھے ہوئے تھے میں بہت حیران ہوا میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے یہ یقین ہے کہ میں نے ان حجابات کو نہیں پھاڑا بلکہ بہت سے عیوب ان میں سے میرے اندر موجود ہیں۔ پھر مجھ کو یہ انکشاف کیوں ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ صرف

www.TalaFile.com

تمہارے پیرومرشد فقیر نور محمد صاحبؒ کی نگاہ سے یہ سب حجابات اُٹھ گئے ہیں، ورنہ ان حجابات کو دور کرنے کے لئے مدت چاہیئے۔

ایک دفعہ میرے ایک مخلص دوست محمد صادق صاحب جو شاہ عالمی میں سٹیشنری کا کام کرتے ہیں نے کہا کہ رات کو میاں میر رحمۃ اللہ علیہ چلیں، رمضان شریف کا مہینہ تھا تراویح پڑھ کر جانا تھا چوڑہ منڈی کی جامع مسجد میں ان کی انتظار کر رہا تھا وہ گیارہ بجے کے قریب آئے ٹیکسی پر سوار ہو کر پہنچے، ٹیکسی کو واپس کر دیا آگے بڑھے تو سب دروازوں کو اندر سے بند پایا سخت پریشانی ہوئی، ٹیکسی کو بھی واپس کر چکے تھے، سردی کا موسم تھا وہاں باہر ایک درویش ملا اس نے کہا کہ یہ سحری سے پہلے کبھی نہیں کھل سکتا، کیونکہ محکمہ اوقاف والوں کا آرڈر ہے ہم نے اچھی طرح سے زنجیریں لگی ہوئی آنکھوں سے دیکھی تھیں، آخرکار مایوس ہو کر واپس جانے لگے تو مجھے خیال آیا کہ آخر اولیاء اللہ میں آپ کو کہہ تو چلیں کہ ہم حاضری دینے آئے تھے اب واپس جا رہے ہیں، میں نے وہیں بیٹھ کر سورۃ مزمل شریف پڑھی اور آپ کو ایصالِ ثواب کر کے آپ کی شکل و صورت کو سامنے لا کر عرض کی کہ حضور در سے مایوس ہو کر واپس جا رہے ہیں چنانچہ آپ نے اسی مراقبہ میں اشارہ فرمایا کہ دروازہ کی طرف آؤ میں اٹھ کر جب دروازہ کی طرف گیا تو وہ کھلا ہوا تھا، بہت حیرانی ہوئی ہم نے داخل ہو کر اندر سے پھر بند کر دیا، مسجد میں جا کر سو گئے، رات کو دعوت پڑھی تو آپ نے فرمایا کہ وہ دروازہ میں نے ہی کھولا تھا۔

اسی طرح سینکڑوں واقعات ہیں، یہاں مشتے نمونہ از خروارے پیش کر دیئے ہیں۔ اب کوئی خشک مُلا اگر آیتوں کے انبار لگا دے اور حدیثوں کے ڈھیر میرے سامنے پیش کر دے کہ اولیاء اللہ مر گئے ہیں اور وہ کچھ نہیں کر سکتے تو کیا میں اس کی باتوں پر یقین کر سکتا ہوں دلائل کو جھٹلایا جا سکتا ہے، لیکن عینی مشاہدات اور واضح تجربات سے کیسے انکار کیا جاتے، سہ

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

---

www.YaBahu.com